

محترم جناب مفتیان دارالعلوم کراچی

السلام علیکم! کیا فرماتیں ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں۔

۱۵ ستمبر ۲۰۱۸ء

موضوع:

سوال:

مفتی صاحب - میت کے غسل کے بانی کے انہرہ بھری کا پتہ جو ڈالے جاتے ہیں اس کا کوئی ثبوت حدیث میں ہے اگر نہیں ہے تو اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ دم

سوال نمبر ۱: قبیر کے سرہانے سر درے کی شناخت کیلئے جو کتبہ لٹا دیا جاتا ہے اس کا صحیح طریقہ کیا ہے۔ سرہانے کی طرف قبیر کے اوپر لگانا درست ہے یا کیو فائل پیر۔ بعض کتب میں قبیر کے اوپر لگانے کو مکروہ لکھا ہے

سوال نمبر ۲:

سوال نمبر ۳: قبیر کی اونچائی کی مقدار کتنی ہونی چاہیے۔

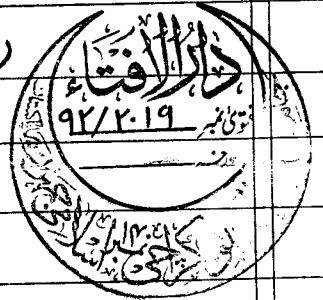
سوال نمبر ۴:

تحقیق جواب دیکر مشکور فرمائیں۔

مستفق = حافظ دلاور کوہاٹی سکنہ راز پیر ماڈرنہ ضلع کوہاٹ

(تعمیر حافظ محمد شیراز حقانی)

(جواب منسلک ورق پر ملاحظہ فرمائیں)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الجواب حامدا و مصليا :

(۱)۔۔۔۔۔ میت کے غسل کے پانی کے اندر بیری کے پتے ڈالنا اور اسی پانی سے میت کو غسل دینا،

حدیث شریف سے ثابت ہے۔

صحیح البخاری-نسخة طوق النجاة - (۱ / ۱۵۲):

عن أم عطية الأنصارية رضي الله عنها قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حين توفيت ابنته فقال اغسلنها ثلاثا أو خمسا أو أكثر من ذلك إن رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن في الآخرة كافورا أو شيئا من كافور فإذا فرغتن فأذني فلما فرغنا (فرغن) آذناه.

الفتاوى الهندية - (۱ / ۱۵۸):

والغسل بالماء الحار أفضل عندنا، كذا في المحيط، ويغلى الماء بالسدر أو بالحرض فإن لم يكن فالماء القراح، كذا في الهداية.

(۲)۔۔۔۔۔ کتبہ لگانے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اسے میت کے سرہانے کی طرف لگایا جائے۔ کچھ فاصلے سے

لگانے کی کہیں صراحت نہیں مل سکی۔

واضح رہے کہ فقہ کی عمومی عبارات میں جو کتبہ لگانے کو مکروہ کہا گیا ہے اس سے مراد وہ کتبے ہیں جس پر اشعار یا قرآن کریم کی آیات لکھا گیا ہو، کیونکہ اس میں آیات قرآنیہ کی اہانت اور شعر و اشعار اور مدح و ستائش میں ریا کا خدشہ ہوتا ہے، البتہ اگر آپ کا منشا (بعض کتب) سے مذکورہ صورت کے علاوہ کوئی اور ہے تو متعلقہ عبارات حوالہ کے ساتھ ارسال فرما کر اس کے متعلق جواب معلوم کر سکتے ہیں۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (۲ / ۲۳۸)

...ويتقوى بما أخرجه أبو داود بإسناد جيد «أن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - حمل حجرا فوضعها عند رأس عثمان بن مظعون وقال: أتعلم بها قبر أخي وأدفن إليه من تاب من أہلي» فإن الكتابة طريق إلى تعرف القبر بها، نعم يظهر أن محل هذا الإجماع العملي على الرخصة فيها ما إذا كانت الحاجة داعية إليه في الجملة كما أشار إليه في المحيط بقوله وإن احتيج إلى الكتابة، حتى لا يذهب الأثر ولا يمتنن فلا بأس به. فأما الكتابة بغير عذر فلا إبه حتى إنه يكره كتابة شيء عليه من القرآن أو الشعر أو إطراء مدح له ونحو ذلك حلية ملخصا.

(۳)۔۔۔۔۔ قبر کی اونچائی اکثر فقہاء کے نزدیک ایک بالشت تک یا کچھ زائد بلند ہونی چاہئے اور ایک

بالشت سے بہت زیادہ بلند کرنا مکروہ ہے۔

آنحضرت ﷺ کی قبر شریف کی شکل اور ہیئت اونٹ کے کوبان کے مشابہ ہے۔ احکام میت (ص: ۷۹)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) - (۲ / ۲۳۷)

(قوله: قدر شبر) أو أكثر شيئا قليلا بدائع.

(جاری ہے۔۔۔)



البحر الرائق شرح كنز الدقائق - (۲ / ۲۰۹):

(قوله ويسنم القبر، ولا يربع)؛ لأنه «- عليه الصلاة والسلام - نهى عن تربع القبور» ومن شاهد قبر النبي - عليه الصلاة والسلام - أخبر أنه مسنم في المغرب قبر مسنم مرتفع غير مسطح ويسنم قدر شبر وقيل قدر أربع أصابع، وما ورد في الصحيح من حديث علي «أن لا أدع قبراً مشرفاً إلا سويتهم» فمحمول على ما زاد على التسنيم وصرح في الظهيرية بوجوب التسنيم، وفي المجتبى باستحبابه..... والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب.

احسان اللہ صادقی

(عفا اللہ عنہ)

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۸ / صفر / ۱۳۳۹ھ

۱۸ / اکتوبر / ۲۰۱۸ء

الجواب صحیح

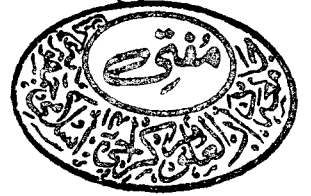
بندہ دارالافتاء

مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

۸ / صفر / ۱۳۳۹ھ

۱۸ / اکتوبر / ۲۰۱۸ء

الجماعہ
الرفیقا



محور

الجواب صحیح

نہر طاہر عنہم لہذا

۱۸ / صفر / ۱۳۳۹ھ